ملاحظہ فرمودہ از حضرت ... المفتی مظفر حسین
ناظم اعلیٰ وقف مظاہر علوم سہارنپور یوپی الہند —

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

الحمد للہ کہ این رسالہ

مسمّٰی بہ

اسعد البدور السالکین

ہدایات برائے متوسلین

حضرت اقدس اسعد الامت سیدنا و مرشدنا مولانا الحاج الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب

نور اللہ مرقدہ

ناظم اعلیٰ مظاہر علوم سہارنپور

RIZWAN.

باہتمام اسلام الحق اسعدی مظاہری۔ مکتبہ اشاعت اسلام (دار العلوم)
شاہ بہلول۔ سہارنپور سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
سید المرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین۔

امّا بعد

ہر زمانے میں مشائخ عظام اور صوفیاء کرام اپنے متعلقین اور متوسلین کے تزکیۂ قلب کے واسطے کچھ معمولات اور وظائف مقرر کرتے رہے ہیں جن پر مداومت کرنے کے بعد ان کو مقصود تک رسائی حاصل ہوئی ہے

اسی سنت سنیہ پر آج کل بھی مشائخ کا عمل ہے جن حضرات کو حضرت اقدس سیدنا ومرشدنا الحاج الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت بابرکت میں کچھ دن بھی رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے انھوں نے اس کا اچھی طرح مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت والا ایک عظیم ادارہ کی اہم ذمہ داری اور درس وتدریس کی مشغولی کے باوجود معمولات کی کس قدر پابندی فرماتے ہیں اور اپنے متعلقین کو برابر اس کی تاکید فرماتے رہے ہیں۔

یوں تو چند منٹ کیلئے بھی کسی کی حاضری نصیب ہوئی وہ بھی پند ونصائح کا ایک بے بہا خزانہ لیکے واپس ہوتا ہے مگر اپنے مسترشدین کے لئے حضرت اقدس

کچھ معمولات کی خاص طور پر ہدایت فرماتے ہیں کبھی زبانی اور کبھی تحریر کرکے ان کو مرحمت فرمادیا مگر اب روز بروز ضعف بڑھتا جا رہا ہے ارتعاش کا بھی عارضہ ہے اور طرح طرح کے امراض لاحق ہیں جس سے لکھ کر دینا تو درکنار معمولات کی فہرست زبانی طور پر بتانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

اس کو دیکھ کر حضرت والا کے بعض خدام کو اس کا احساس ہوا کہ اگر ان کو منضبط کر لیا جائے اور چند مفید باتوں کا اضافہ کرکے طبع کرا لیا جائے تو بڑی سہولت ہو جائے حضرت والا نے اس کو پسند فرمایا۔ اب یہ رسالہ نافعہ مسمی بہ **اسعاد الطالبین** بعد اصلاح حضرت اقدس زید مجدہم ہدیہ ناظرین ہے۔ اللہ پاک اس کو قبول فرما کر نافع طالبین فرماوے۔

وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيز

صدیق احمد

نوٹ: - یہ مضمون حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں قلمبند کیا گیا تھا۔

ناشر

اثبات بیعت

آج کل اس قسم کا رجحان ہوتا جا رہا ہے اور عام طور پر تصوف اور سلوک کے منکرین لوگوں کو گمراہ کرنے کے واسطے کہتے ہیں کہ مشائخ کے یہاں جو بیعت کا سلسلہ جاری ہے یہ بدعت ہے یہ حقیقت ہے کہ ایک جماعت نے اس کو صرف رسم کا درجہ دے رکھا ہے اور دست بوسی اور نذرانہ وصول کرنا ہی ان کا مقصود ہے نہ مرید کو پیر کی خبر اور نہ پیر کو مرید کی فکر لیکن ایک مخصوص طبقہ کی اس غلط کاری کی بنا پر سرے سے اس کا انکار کر دینا اور اس کو بدعت اور گمراہی کہنا یہ صحیح نہیں ذیل کی حدیث سے واضح ہو جائے گا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس قسم کی بیعت لی ہے۔

عن عوف ابن مالك الاشجعي	حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ
قال كنا عند النبي صلى الله عليه	ہم لوگ نو یا آٹھ یا سات آدمی حضور اقدس
وسلم تسعة او ثمانية او سبعة	صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے
فقال الا تبايعون رسول الله صلى	آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کے رسول سے
الله عليه وسلم فبسطنا ايدينا	بیعت کیوں نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے
وقلنا على ما نبايعك يا رسول	ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا کہ ہم کس چیز پر
الله قال على ان تعبدوا الله ولا	بیعت کریں آپ نے فرمایا اس پر کہ صرف اللہ
تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوة	تعالیٰ کی عبادت کروگے اس کے ساتھ

الخمس وتسمعوا وتطیعوا۔ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے پانچوں وقت کی نماز پڑھو گے احکام سنو گے اور اطاعت کرو گے۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی)

ظاہر ہے کہ یہ نہ تو بیعت اسلام ہے اور نہ بیعت جہاد بلکہ اعمال کے التزام اور اہتمام کی بیعت ہے مشائخ کے یہاں بھی اسی قسم کی بیعت متعارف ہے۔

بیعت کی ضرورت

جس طرح امراض ظاہری کا علاج بسا اوقات دشواری ہو جاتا ہے اور کتابوں سے نسخے دیکھ کر خود علاج کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا بلکہ اور خرابی میں پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جیسا کہ تجربات شاہد ہیں اسی طرح بعض پوشیدہ امراض ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر شیخ کامل کے ان کا علاج سمجھ میں نہیں آتا اور کبھی سمجھ میں آ گیا تو اس پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے شیخ کامل چونکہ ان تمام حالات سے گذر چکا ہوتا ہے نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اعانت شامل ہوتی ہے اس لئے اس کا بتایا ہوا علاج سہل اور نافع ہوتا ہے۔

شیخ کامل کی پہچان

جس سے بیعت ہونے کا ارادہ ہو پہلے اس کے اندر یہ علامات دیکھ لے

جس کے اندر یہ علامات موجود ہوں اور اس سے مناسبت بھی ہو تو اس سے بیعت ہو جائے یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ صاحب تصرف ہو۔ کشف و کرامات اس سے صادر ہوتی ہوں اس لئے کہ بزرگی کے لئے یہ سب چیزیں لازم نہیں یہ تو ایک نفسانی تصرف ہے جو مشق سے بھی ہو جاتا ہے۔

شیخ کامل کی علامات یہ ہیں۔

(۱) علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو۔ خواہ باقاعدہ اس کی تعلیم حاصل کی ہو۔ یا علماء کی صحبت سے حاصل کیا ہو۔

(۲) عقائد۔ اخلاق۔ اعمال۔ میں شریعت کا پابند ہو۔

(۳) تارک دنیا۔ راغب آخرت ہو۔ ظاہری اور باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو۔

(۴) اپنے اندر کسی کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو۔

(۵) کسی شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر اس سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں۔

(۶) تعلیم و تلقین میں اپنے مریدوں کے حال پر شفقت رکھتا ہو۔ اور ان کی خلاف شرع بات پر روک ٹوک کرتا ہو۔

(۷) جو لوگ اس سے بیعت ہوں ان میں اکثر کی حالت شریعت کے مطابق ہو ان میں دنیا کی حرص نہ ہو۔

(۸) اس زمانہ کے منصف علماء اور مشائخ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔

(۹) بہ نسبت عوام کے خواص یعنی فہیم اور سمجھدار لوگ اسکی طرف زیادہ مائل ہوں۔

(۱۰) اس کے پاس چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہو۔

(۱۱) خود بھی ذاکر و شاغل ہو۔

(۱۲) مصلح بھی ہو۔ صرف صالح ہونا کافی نہیں۔

آدابِ مرید

(۱) اپنے پیر کا ادب اور احترام کرے اور زندگی گزارنے کا جو وہ طریقہ بتلائے اس پر عمل کرتا رہے اپنی طرف سے خود کوئی راستہ نہ تجویز کرے۔

(۲) تمام بزرگوں کا احترام کرے ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی نہ کرے البتہ اپنے پیر کے متعلق یہ اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا نفع ان سے ہو سکتا ہے اتنا کسی سے نہیں حاصل ہو سکتا۔

(۳) اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ اچھا تھا بعد میں بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے لیکن کوئی معمولی غلطی کبھی ہو جائے تو ایسی ذرا ذرا سی بات پر اعتقاد نہ خراب کرے آخر پیر بھی تو آدمی ہے فرشتہ نہیں ہے اس سے ایک غلطی ہو گئی ہے جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔

(۴) اگر پیر خلاف شرع کوئی بات بتلائے تو اس پر عمل نہ کرے اور اگر وہ اس پر

اصرار کرے تو اس سے بیعت کا تعلق ختم کر دے۔

(۵) ذکر کی بات برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آویں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے اس سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔

(۶) اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر دل پر کچھ معلوم نہ ہو تو اس سے تنگدل یا پیر سے بد اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کے ذکر کی توفیق ہو رہی ہے یہی کیا کم ہے۔

(۷) ذکر سے اس قسم کی خواہش نہ ہونا چاہیئے کہ مجھ کو ہونیوالی باتیں معلوم ہو جایا کریں یا جس کی چاہوں خواب میں زیارت ہو جائے۔ خوب رونا آئے عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر نہ رہے۔

(۸) اگر پیر کی مہربانی کسی مرید پر زیادہ ہو یا اس کو وظیفہ اور ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے۔

(۹) ہر وقت پیر کے پاس نہ بیٹھا رہے جس وقت وہ بلائے اس وقت حاضر ہو۔

(۱۰) پیر سے تعلق اپنی اصلاح کے لئے ہو کسی دنیوی غرض کی وجہ سے نہ ہو۔ X

احکامِ مریدیہ

مرید بلکہ ہر مسلمان کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہیے۔

(۱) ضرورت کے مطابق دین کا علم حاصل کرے۔ خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے دریافت کرکے۔ (۲) سب گناہوں سے بچے (۳) اگر گناہ ہوجائے تو فورًا توبہ کرے (۴) کسی کا حق نہ رکھے۔ کسی کو زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی قسم کی تکلیف نہ دے اور نہ کسی کی برائی بیان کرے۔ (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے۔ نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے (۶) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے فورًا اقرار اور توبہ کرلے

(۷) بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے۔ اس میں معمولات کی پابندی مشکل ہو جاتی ہے۔
(۸) زیادہ ہنسی اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔ خاصکر عورت اپنے نامحرم سے
بے تکلفی سے بات نہ کرے۔ (۹) کسی سے جھگڑا فساد نہ کرے۔ (۱۰) شریعت کا ہر وقت
خیال رکھے۔ (۱۱) عبادت میں سستی نہ کرے۔ (۱۲) بغیر ضرورت لوگوں کے پاس
نہ بیٹھے۔ (۱۳) اگر لوگوں سے ملنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے۔ سب سے اپنے آپ کو
چھوٹا سمجھے، سب کی خدمت کرے۔ (۱۴) امیروں اور حاکموں سے بہت کم ملے۔
(۱۵) بد دین آدمی سے دور رہے۔ (۱۶) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے۔ کسی پر بدگمانی
نہ کرے۔ اپنے عیبوں کو دیکھا کرے، اور ان کی درستی کیا کرے۔ (۱۷) نماز اچھی طرح
وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ عورتوں پر جماعت نہیں۔ وہ وقت پر گھر ہی میں
نماز پڑھ لیا کریں۔ (۱۸) دل یا زبان سے اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔
(۱۹) اگر ذکر میں مزہ آئے اور دل خوش ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ اس سے
اپنے کو بڑا نہ سمجھنے لگے۔ (۲۰) بات نرمی سے کرے (۲۱) سب کاموں کے لئے وقت مقرر
کرلے، اور پابندی سے اس پر عمل کرے۔ (۲۲) اگر رنج و غم اور نقصان پیش آئے تو
اس کو اللہ کی طرف سے جانے۔ پریشان نہ ہو۔ اور اس میں ثواب کی امید رکھے۔ (۲۳)
بلا ضرورت دنیا کی باتیں نہ کرے، اور دل میں بھی ہر وقت دنیا کا دھیان نہ رکھے۔
(۲۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا ہو یا دین کا۔ (۲۵)
کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور ہو جائے یا بیمار ہو جائے۔ نہ اتنی زیادتی کرے کہ
عبادت میں سستی ہونے لگے۔ (۲۶) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ
کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ پہنچ جائے۔ (۲۷) خدائے
تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔ (۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجا لائے۔
اور فقر و فاقہ سے تنگدل نہ ہو (۲۹) اپنے ماتحتوں پر رحم کرے، اگر ان سے قصور
ہو جائے تو معاف کر دیا جائے۔ (۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے اسکو چھپائے۔ اور
وہ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو اسکو اطلاع کر دے۔ (۳۱) مہمانوں، مسافروں
غریبوں، عالموں، درویشوں کی خدمت کرے۔ (۳۲) نیک صحبت اختیار کرے (۳۳)
ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔ (۳۴) موت کو یاد رکھے۔ (۳۵) روزانہ کسی

(۳۵) روزانہ کسی وقت بیٹھکر اپنے کاموں کو سوچا کرے جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے اور گناہ ہوگیا ہو تو توبہ کرے۔

(۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

(۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

(۳۸) شرم و حیا۔ بردباری اختیار کرے۔

(۳۹) اپنی خوبیوں پر مغرور نہ ہو۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

ھدایات برائے متوسلین حضرت اقدس سیدنا و مقتدانا مولانا الحاج الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ سابق ناظم اعلیٰ مظاہر علوم سہارنپور

متوسلین کو چاہیئے کہ احکام مذکورہ پر عمل کرنے کے ساتھ امور ذیل کا بھی اہتمام رکھیں۔

(۱) مرد نماز پنجگانہ باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ عورتیں وقت مستحب میں گھر میں ادا کریں۔

(۲) اشراق چار رکعت چاشت آٹھ رکعت، اوابین چھ رکعت تہجد بارہ رکعت

یا جسقدر ہوسکے۔ قبل عصر چار رکعت قبل عشا اور اسکے بعد چار چار رکعت صلوٰۃ التسبیح بروز جمعہ۔ (صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ بہشتی زیور وغیرہ میں دیکھ لیا جائے)

(۳) ذی الحجہ کے اول نو دن بالخصوص نویں تاریخ محرم کی ۹۔۱۰۔ شعبان کی پندرہویں تاریخ کے روزہ کا خاص طور پر لحاظ رکھیں۔ اور ہوسکے تو ہر ماہ میں ایام بیض یعنی ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ نیز پیر۔ جمعرات کا روزہ بھی رکھا کریں۔

تعلیم تبلیغ وغیرہ دین کے اہم کاموں میں جو لوگ مشغول ہیں وہ اس کا لحاظ رکھیں کہ ان نفل روزوں کی وجہ سے دین کے کاموں میں حرج نہ ہو۔

(۴) قرآن پاک کی تلاوت پابندی کے ساتھ کریں جو لوگ حافظ ہیں وہ کم از کم تین پارہ اور ناظرہ خواں ایک پارہ۔ حافظ کے لئے بہتر ہے کہ اوابین۔ تہجد میں ترتیب کے ساتھ قرآن پاک پڑھا کریں۔

(۵) مناجات مقبول کی ایک منزل روزانہ پڑھا کریں۔

(۶) بعد فجر سورہ یٰسین۔ ایک بار۔ استغفار سو بار۔ کلمہ طیب سو بار۔ درود شریف سو بار۔ بعد ظہر کلمہ طیب سو بار۔ درود شریف سو بار۔ سورہ انا فتحنا ایکبار بعد عصر سورہ نبا ایک بار۔ آیۃ کریمہ سو بار۔ بعد مغرب اوابین سے فارغ ہوکر سورہ واقعہ ایک بار۔ کلمہ طیب سو بار۔ درود شریف سو بار۔ بعد عشا سورہ سجدہ اور سورہ ملک ایک ایک بار کلمہ طیب سو بار۔ درود شریف سو بار۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھکر اپنے اوپر دم

کرلیا کریں۔ بروز جمعہ سورہ کہف ایک بار۔ درود شریف جسقدر زیادہ ہوسکے

(۷) کبھی کبھی قبرستان جاکر کم از کم گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھکر سب مسلمانوں کے لئے دُعا مغفرت کریں۔

(۸) روزانہ بعد تلاوت قرآن مجید اپنے سلسلہ کے تمام مشائخ کے لئے ایصال ثواب کیا کرے۔

(۹) قربانی کے زمانے میں حسب وسعت بزرگان دین کی طرف سے عموماً اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خصوصاً قربانی بھی کیا کریں۔

(۱۰) حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کی مغفرت، اور درجات عالیہ کے لئے روزانہ دُعا کرتے رہیں۔

(۱۱) اپنے حالات کی برابر اطلاع دیتے رہیں اور حسب ہدایت عمل کرتے رہیں۔

(۱۲) حضرت حکیم الامت رح کے مواعظ و ملفوظات اور بمشورہ دوسرے اکابر کی تصنیفات کا مطالعہ اور اگر خود پڑھے ہوئے نہیں ہیں تو پابندی کے ساتھ کسی سے سنا کریں۔

(۱۳) ذیل میں درج کیا ہوا شجرہ بھی روزانہ پڑھ لیا کریں۔

شجرۂ منظومہ

یاالٰہی کن ثنا جانم بفضل خود قبول — بہر حضرت اسعد اللہ سیدی و مرشدی
احینی مسکین۔ وامتنی مسلماً یا الٰہ — بہر قطب عالم آں اشرف علی تھانوی
بہر امداد و بنور و حضرت عبد الرحیم — عبد باری۔ عبد ہادی عضد دیں مکی ولی
ہم محمدی و محب اللہ و شاہ بو سعید — ہم نظام الدین جلال و عبد قدوس احمدی
ہم محمد عارف و ہم عبد حق شیخ جلال — شمس دیں ترک و علاؤ الدین فرید جودھنی
قطب دین و ہم معین الدین عثمان و شریف — ہم بمودود و ابو یوسف محمد احمدی
بو سحاق و ہم بہ ممشاد و ہبیرہ نامور — ہم حذیفہ و ابن ادہم ہم فضیل مرشدی
عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر دیں — سید الکونین فخر العالمیں بشریٰ نبی

پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش
بہر ذات خود شفا یم وہ ز امراض دلی

نوٹ:۔ یہ ابتدائی معمولات ہیں انھیں پر قناعت کرلی جائے اس راہ میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ احوال کی اطلاع دیتے رہیں اور جو کچھ ان کے لئے تجویز کیا جائے اس پر عمل کرتے رہیں۔

---

۵۷ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے جن سے مناسبت ہو ان کو

(یکے از خدام حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

ارشادِ گرامی

حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ مفتی محمود حسن صاحب دامت برکاتہم

حامداً و مصلیاً۔ رسالہ مبارکہ (اسعاد الطالبین) کے مطالعہ سے احقر مشرف ہوا۔ اس میں سالکین کے لئے ابتدائی معمولات اور بہترین نصائح کو جمع کیا گیا ہے کہنے کو تو یہ حضرت الاستاذ مولانا الحاج الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم کے متوسلین کے لئے ہے جیسا کہ اس کے نام میں بھی اشارہ ہے مگر حقیقتاً سب ہی کے لئے نافع اور مفید ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے مولف محب محترم مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی دام مجدہم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے قرب کی مخصوص نعمتوں سے زائد سے زائد مالا مال فرمائے اور عامۃ المومنین کو اس سے نفع بخشے۔ (آمین)

احقر محمود حسن عفی عنہٗ

(طالب پرنٹنگ پریس متصل پل کنبوہان سہارنپور)